www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com


کتاب و حکمت
گزشتہ سے پیوستہ

غازی عزیر

# نسخِ قرآن کا مسئلہ

## حدیث لاوصیۃ لوارث کی تحقیق

جناب رحمت اللہ طارق صاحب نے ۱۹۶۲ء میں ایک کتاب بعنوان "تفسیر منسوخ القرآن" ترتیب دی تھی جو بڑی تقطیع کے تقریباً ۹۰۶ صفحات پر محیط ہے۔ اس کتاب میں آں جناب نے یہ جداگانہ موقف اختیار کیا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی حکم یا آیت سرے سے منسوخ ہی نہیں ہے۔ اس ضمن میں آنجناب نے بزعم خود کبار ائمہ و محدثین مثلاً امام ابن حزم ظاہری، امام ابن کثیرؒ، امام نووی، امام ابن حجر عسقلانی اور قاضی شوکانی وغیرہم رحمہم اللہ کی اغلاط کی نشاندہی کی ہے اور اپنے اس موقف کی تائید میں اکثر و بیشتر تفسیر المنار، ابو مسلم اصفہانی، امام رازی، فناری (اصول و منطق کے عالم، ۸۳۴ھ) اور سرسید احمد خان وغیرہم کی کتب پر ضرورت سے زیادہ اعتماد و انحصار کیا ہے۔ اس کتاب میں آں موصوف نے اپنی عام روش کے مطابق ورثاء کے حق میں بھی فرضیت وصیت کے بارے میں جمہور علمائے امت کی رائے سے اختلاف کیا ہے اور حدیث "لاوصیّۃ لوارث" کی ۳۴ سندوں کے رواۃ پر صرف جارحین کے اقوال جرح، جو اکثر حالات میں غیر مفسر ہیں، نقل کرتے ہوئے انہیں "صفریں" ثابت کیا ہے، اور بقول آں محترم:

> "اکیلی صفر ایک ہو چاہے لاکھ وہ صفر ہی رہے گی، ہندسے کا کام نہیں دے سکتی۔ صفر مستقل بالذات وجود کی حامل نہیں ہوتی۔ ہندسہ ہے تو صفر بھی کام دے سکتی ہے اور ہندسہ نہیں تو خالی صفر سے کوئی کام نہیں چل سکتا" (۱)

افسوس کہ آنجناب کو ان میں سے بعض رواۃ کے متعلق ائمہ تعدیل کے تحسین و توثیق کے کلمات نظر نہ آئے۔ کسی انسان کے محاسن و توثیق سے چشم پوشی کر کے صرف اس کے متعلق جرح (عیوب) کو اجاگر کرنا علمی تحقیق اور انصاف کے تقاضوں کے صریح خلاف ہے۔ پھر جرح بھی ایسی کہ جو غیر مفسر ہو علماء کے نزدیک قطعاً ناقابل اعتماد ہوتی ہے۔ کون ایسا شخص ہوگا جس میں کچھ خوبیوں کے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com


ساتھ کچھ عیوب بھی نہ ہوں۔ لیکن ہر انسان پر اس کی حسنات و سیئات کے غالب عنصر کو ہی مدنظر رکھ کر کوئی حکم لگایا جاتا ہے، چنانچہ سید التابعین حضرت سعید بن المسیب ؒ کا مشہور قول ہے:

"لیس من شریف ولا عالم ولا ذی فضل الا وفیه عیب ولکن من الناس من لا ینبغی ان تذکر عیوبه فمن کان فضله أکثر من نقصه وهب نقصه لفضله" [۲]

"کوئی بھی (اس دنیا میں) معزز اور صاحب علم و فضل شخص ایسا نہیں پایا جاتا کہ جس کی ذات میں کوئی عیب نہ ہو مگر لوگوں میں چند ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کے ذاتی نقائص بیان کرنے سے گریز کیا جانا چاہیے تو جس شخص کی خوبی اس کے نقائص سے زیادہ ہوں وہ اللہ کے فضل کے وافر حصہ دیا گیا ہے"

لیکن یہ اس کی تفصیل کا موقع نہیں ہے۔اس بارے میں مزید معلومات کے لئے ذیل التبر المسبوک لسخاوی، [۳] مجموعہ الفتاویٰ لابن تیمیہ، [۴] اللباب فی تہذیب الانساب، [۵] سیر اعلام النبلاء للذھبی، [۶] قاعدہ فی الجرح والتعدیل، [۷] شروح البخاری، [۸] الرفع والتکمیل لعبد الحئی لکھنوی، [۹] مقدمہ ابن الصلاح، [۱۰] اور کتاب ابن قتیبہ لدکتور عبدالحمید سند الجندی [۱۱] وغیرہ کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

چونکہ یہ مختصر بحث جناب رحمت اللہ طارق صاحب کی علمی لغزش بیان کرنے کی قطعی متحمل نہیں ہو سکتی لہٰذا ہم اپنی گفتگو کو زیر بحث حدیث کی مختصر تحقیق تک ہی محدود رکھیں گے۔علامہ جمال الدین زیلعیؒ فرماتے ہیں:

"یہ حدیث حضرات ابوامامہ ؓ الباھلیؓ، عمرو بن خارجہؓ، انسؓ، ابن عباسؓ، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہؓ، جابرؓ، زید بن ارقمؓ، براءؓ، علی بن ابی طالبؓ اور خارجہ بن عمرو جمحیؓ سے مروی ہے" [۱۲]

ذیل میں علامہ زیلعیؒ کے بیان کردہ اس حدیث کے جملہ طرق اور انکا جائزہ پیش خدمت ہے:

## (۱) حضرت ابو امامہؓ کی حدیث کی تخریج

امام ابوداؤد [۱۳] امام ترمذی [۱۴] اور امام ابن ماجہ [۱۵] نے بطریق اسماعیل بن عیاش عن شرحبیل بن مسلم عن ابی امامہ یوں کی ہے:

"ان النبی ﷺ خطب فقال: ان اللہ تعالیٰ قد اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیة لوارث"

امام ترمذیؒ کا قول ہے: "یہ حدیث حسن ہے" امام احمدؒ نے بھی اسے اپنی "مسند" [۱۶] میں

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com


روایت کیا ہے۔ صاحب "التنقیح" کا قول ہے کہ امام احمدؒ، امام بخاریؒ اور محدثین کی ایک جماعت کا قول ہے کہ اسماعیل بن عیاش جس حدیث کو شامیوں سے روایت کرتا ہو، وہ صحیح ہے اور جس کو حجازیوں سے روایت کرتا ہو تو وہ غیر صحیح ہے۔ یہاں اس حدیث میں اس نے ایک ثقہ شامی سے ہی روایت کی ہے۔" [۱۷]

جہاں تک اس حدیث کی تخریج کا تعلق ہے تو اسے سعید بن منصور، [۱۸] دارقطنی [۱۹] اور بیہقی [۲۰] نے اپنی "سنن" میں اور ابن حبانؒ نے "المجروحین" [۲۱] میں بھی روایت کیا ہے۔

علامہ منذریؒ فرماتے ہیں:

"اس کی تخریج امام ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے کی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس کی تحسین فرمائی ہے لیکن اس کی اسناد میں اسماعیل بن عیاش ہے جس کی حدیث سے احتجاج کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض ائمہ کہتے ہیں کہ اس کی وہ احادیث جو اہل حجاز اور اہل عراق سے ہوں وہ قوی نہیں ہیں لیکن شامیوں سے اس کی روایت اصح ہے اور اس کی یہ روایت اہل شام سے ہے۔" [۲۲]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"اس کی اسناد میں اسماعیل بن عیاش ہے جو کہ اگر شامیوں سے روایت کرتا ہو تو ائمہ حدیث کی ایک جماعت نے اس کو قوی بتایا ہے۔ ان ائمہ میں امام احمدؒ اور امام بخاریؒ وغیرہما شامل ہیں۔ اس کی یہ روایت شامیوں سے ہے۔ کیونکہ اسے اس نے شرحبیل بن مسلم سے روایت کیا ہے جو کہ ثقہ راوی ہے۔" [۲۳]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "التلخیص الحبیر" [۲۴] میں اس حدیث کی "تحسین" فرمائی ہے۔ علامہ ابن قدامہ مقدسیؒ نے امام ترمذیؒ کی تحسین کو توقیراً نقل کیا ہے۔ [۲۵] علامہ شیبانیؒ اور علامہ محمد اسماعیل عجلونیؒ فرماتے ہیں:

"حدیث: "لاوصیة لوارث" کو امام احمدؒ، ابوداؤدؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے۔ امام احمدؒ اور امام ترمذیؒ نے ابو امامہ الباھلیؓ کی مرفوع حدیث کی تحسین فرمائی ہے۔ ابن خزیمہؒ اور ابن جارود نے بھی اسے قوی بتایا ہے۔" [۲۶]

پس یہ حدیث باتفاق محدثین "حسن" درجہ کی ہوئی، واللہ اعلم۔ اس حدیث کے راوی اسماعیل بن عیاش کے تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ [۲۷] کے تحت درج کردہ کتب کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com


## (۲) عمرو بن خارجہؓ کی حدیث کی تخریج

امام ترمذیؒ، [۲۸] امام نسائیؒ، [۲۹] اور امام ابن ماجہؒ [۳۰] نے عن قتادہ عن شہر بن حوشب عن عبدالرحمٰن بن غنم عن عمرو بن خارجہ عن النبی ﷺ نحوہ کی ہے۔ امام ترمذیؒ کا قول ہے: "حدیث حسن صحیح" امام ترمذیؒ نے بطریق ابو عوانہ عن قتادہ، نسائی نے عن شعبہ عن قتادہ اور ابن ماجہ نے عن سعید بن ابی عروبہ عن قتادہ سے روایت کیا ہے۔ امام احمد، [۳۱] بزار، ابو یعلی الموصلی اور حارث بن ابی اسامہ نے بھی اپنی "مسانید" میں اس کی روایت کی ہے، لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں: "فلا یجوز لوارث وصیة" [۳۲]

واضح رہے کہ اس حدیث کی تخریج امام بیہقی [۳۳]، ابو یعلی الموصلی [۳۴] اور دارمی [۳۵] رحمہم اللہ نے بھی کی ہے۔ اس حدیث کے راوی شہر بن حوشب کے متعلق امام نسائیؒ کا قول ہے کہ "قوی نہیں ہے"، امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: "کان یروی عن الثقات المعضلات"، لیکن امام احمد بن حنبل اور یحیٰی رحمہما اللہ نے اس کی توثیق کی ہے۔ یعقوب بن ابی شیبہؒ کا قول بھی ہے کہ "ثقہ ہے" امام ابو زرعہؒ فرماتے ہیں: "لا باس بہ" یعنی "اس میں کوئی حرج نہیں ہے" امام عجلیؒ نے بھی اس کی "توثیق" کی ہے۔ امام ذہبیؒ کا قول ہے کہ "علمائے تابعین میں سے تھا" حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "صدوق، کثیر الارسال والاوہام" پس اس طریق میں شہر بن حوشب کی موجودگی کچھ زیادہ مضر نہیں۔ یہ حدیث بھی "حسن" درجہ کی ہے۔ امام ذہبیؒ نے "دیوان الضعفاء" میں اس حدیث کو "حسن" قرار دیا ہے۔ [۳۶]

شہر بن حوشب کے تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ [۳۷] کے تحت مذکورہ کتب کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

## (۳) حضرت انسؓ کی حدیث کی تخریج

ابن ماجہ نے اپنی "سنن" [۳۸] (الوصایا) میں بطریق ہشام بن عمار عن محمد بن شعیب عن عبدالرحمٰن بن یزید عن سعید عن انس عن النبی ﷺ قال: "ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ الا لاوصیة لوارث" فرمائی ہے۔ صاحب "التنقیح" کا قول ہے کہ حضرت انس کی یہ حدیث ابن عساکر اور علامہ مزی نے "الاطراف" میں سعید المقبری کے ترجمہ میں ذکر کی ہے۔ لیکن یہ خطاء ہے، یہ سعید المقبری نہیں بلکہ سعید الساحلی ہے جس کے ساتھ احتجاج درست نہیں ہے۔ اس روایت کو

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



ولید بن مزید البیروتی نے عن عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن سعید بن ابی سعید شیخ بالساحل قال:حدثنی رجل من اهل المدینة قال: انی لتحت ناقة رسول الله فذکر الحدیث کے سلسلہ سے روایت کی ہے [۳۹]

اس حدیث کی تخریج امام بیہقی نے "سنن الکبریٰ" [۴۰] میں اور امام دارقطنی نے اپنی "سنن (کتاب الفرائض)" [۴۱] میں بھی کی ہے۔ بوصیری نے "مصباح الزجاجہ" [۴۲] میں اس کی سند کو "صحیح" اور اس کے تمام رواۃ کو "ثقہ" قرار دیا ہے۔ علامہ ابن الترکمانی نے "الجوھر النقی" میں اس سند کو "جید" بتایا ہے، مگر بوصیری اور ابن ترکمانی کے مذکورہ اقوال اسی وقت درست ہوسکتے ہیں جبکہ سعید بن ابی سعید "المقبری" ہو۔ دارقطنیؒ کے ایک طریق میں سعید الساحلی ہونے کی صراحت موجود ہے اور سعید بن ابی سعید الساحلی کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ "مجہول" ہے۔ [۴۳] پس اگر یہ راوی سعید الساحلی ہو تو اصولاً یہ طریق ناقابل احتجاج ہوگا لیکن بقول علامہ ابی الطیب شمس الحق عظیم آبادیؒ:

> "اس حدیث کو طبرانیؒ نے "مسند الشامیین" میں بھی روایت کیا ہے اور اسکی سند میں سعید "المقبری" ہونے کی صراحت موجود ہے" [۴۴] واللہ اعلم

## (۴) حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کی تخریج

امام دارقطنیؒ نے اپنی "سنن" [۴۵] میں عن یونس بن راشد عن عطاء عن عکرمہ عن ابن عباس ان النبی ﷺ قال کے مرفوع طریق سے یوں فرمائی ہے: "لاتجوز الوصیة لوارث الا ان یشاء الورثة" ابن قطان نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ: "یونس بن راشد قاضی خراسانی ہے" ابو زرعہ کا قول ہے کہ "اس میں کوئی حرج نہیں" امام بخاری کا قول ہے کہ "مرجئی تھا" اس کی حدیث ان کے نزدیک "حسن" ہے۔ اس حدیث کو امام دارقطنیؒ نے عن عطاء عن ابن عباس بھی مرفوعاً روایت کیا ہے لیکن عطاء خراسانی نے ابن عباسؓ کو نہیں پایا تھا۔ علامہ عبدالحق "الاحکام" میں فرماتے ہیں: "قد وصله یونس بن راشد فرواه عن عطاء عن عكرمة عن ابن عباس" [۴۶] یونس بن راشد کے متعلق امام نسائی فرماتے ہیں کہ "مرجیہ کے دعاۃ میں سے تھا" [۴۷] حافظ ابن حجر کا قول ہے: "صدوق رُمی بالارجاء" [۴۸] مزید تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ [۴۹] ملاحظہ کریں۔

اس حدیث کو امام ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال" [۵۰] میں وارد کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "التلخیص الحبیر" میں اس کی سند کو "حسن" قرار دیا ہے۔ امام بخاریؒ نے حضرت ابن

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



عباسؓ کی حدیث "لاوصیۃ لوارث" کی تخریج اپنی "جامع الصحیح" کی کتاب "الوصایا" کے ترجمہ الباب کے تحت بھی کی ہے- حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"یہ حدیث اگرچہ لفظاً موقوف ہے لیکن چونکہ یہ نزول قرآن سے ماقبل حکم کی خبراور اس کی تفسیر سے متعلق ہے لہذا مرفوع کا حکم رکھتی ہے" (۵۱)

## (۵) حضرت عمرو بن شعیب کی حدیث کی تخریج

امام دارقطنیؒ (۵۲) نے عن سہل بن عمار ثنا الحسین بن الولید ثنا حماد بن سلمہ عن حبیب بن الشہید عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ یوں کی ہے: "ان النبی ﷺ قال فی خطبتہ یوم النحر: لاوصیۃ لوارث الا ان تجیز الورثۃ" لیکن سہل بن عمار کی امام حاکمؒ نے تکذیب فرمائی ہے- امام ابن عدیؒ نے اس کی روایت "الکامل" میں عن حبیب المعلم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی ہے، لیکن اس میں "الا ان تجیز الورثۃ" کے الفاظ نہیں ہیں- نیز یہ کہ آں رحمہ اللہ نے اس حبیب کو "لین" یعنی لچک دار قرار دیا ہے، مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں: "ارجوانہ مستقیم الروایۃ" (۵۳)

راوی سہل بن عمار کے متعلق امام ابو عبداللہ الحاکمؒ کا قول اوپر گزر چکا ہے جسے آں رحمہ اللہ نے اپنے شیوخ سے نقل کیا ہے- امام ذہبی بھی فرماتے ہیں کہ متہم ہے- مزید تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۵۴) کی طرف مراجعت مفید ہوگی- لیکن جہاں تک اس کے دوسرے راوی حبیب المعلم کا تعلق ہے تو اسے امام ذہبیؒ نے "ثقہ حجت" قرار دیا ہے- اگرچہ امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ "قوی نہیں ہے" اور یحییٰ القطانؒ کا قول ہے کہ: "لایحتج بہ" —— لیکن ابن معین، عجلی، احمد بن حنبل اور ابو زرعہ جیسے دقیق النظر ائمہ نے اس کی توثیق کی ہے- امام ابن حبان نے کتاب "الثقات" میں اس کو ذکر کیا ہے- امام بخاریؒ نے اس سے تین حدیثیں متابعات میں روایت کی ہیں- امام ابن عدیؒ کا قول ہے: "ولحبیب احادیث صالحۃ وارجوانہ مستقیم الحدیث" مزید تفصیلی حالات کے لئے حاشیہ (۵۵) کی طرف رجوع کریں-

## (۶) حضرت جابرؓ کی حدیث کی تخریج

ابن عدیؒ نے عن احمد بن محمد بن صاعد عن ابی موسیٰ الھروی عن ابن عیینہ عن عمرو بن دینار عن جابر عن النبی ﷺ انہ قال: "لاوصیۃ لوارث" فرمائی ہے اور اسے راوی احمد بن محمد بن صاعد

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



کے باعث معلول کیا ہے۔ یہ یحییٰ بن محمد بن صاعد کا بڑا بھائی ہے، اس نے اس سے پہلے وفات پائی تھی اور ضعیف ہے۔" (۵۶)

اس حدیث کے مجروح راوی احمد بن محمد بن صاعد کے متعلق امام ابن عدی" فرماتے ہیں: "میں نے اہل عراق کو اس کے ضعف پر متفق دیکھا ہے۔" امام دارقطنی" کا قول بھی یہی ہے کہ "قوی نہیں ہے" لیکن علامہ خطیب بغدادی" نے اسے "قوی" بتایا ہے۔ مزید تفصیلی حالات کے لئے حاشیہ (۵۷) کے تحت مذکورہ کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

(نوٹ: محدث عصر علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے امام دارقطنی" کی تخریج کردہ حضرت جابر" کی حدیث کے طریق کو "صحیح" (۵۸) قرار دیا ہے)

## (۷) "حضرت براء و زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج

امام ابن عدی" نے عن موسی بن عثمان الحضرمی عن ابی اسحاق عن زید بن ارقم والبراء، یوں فرمائی ہے: قالا کنا مع النبی ﷺ یوم غدیر خم ونحن نرفع غصن الشجرة عن راسه فقال ان الصدقة لاتحل لی ولالاهل بیتی، لعن الله من ادعی الی غیر ابیه اوتولی غیر موالیه، الولد للفراش وللعاهر الحجر و لیس لوارث وصیة" ——

اس حدیث کو امام ابن عدی" نے راوی موسیٰ بن عثمان الحضرمی کے باعث معلول کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ "اس کی حدیث غیر محفوظ ہوتی ہے" (۵۹)

موسیٰ بن عثمان الحضرمی کے متعلق یحییٰ" کا قول ہے: "لیس بشیء" یعنی "وحیلہ کے برابر بھی نہیں ہے۔" ابو حاتم رازی" نے اسے "متروک الحدیث" قرار دیا ہے۔ امام ذہبی" فرماتے ہیں کہ "تشیع میں غلو کرتا تھا" مزید تفصیلی حالات کے لئے حاشیہ (۶۰) کی طرف رجوع فرمائیں۔

## (۸) حضرت علی کی حدیث کی تخریج

امام ابن عدی" نے عن ناصح بن عبداللہ الکوفی عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال قال رسول الله ﷺ یوں فرمائی ہے: "لا وصیة لوارث، الولد للمن ولد علی فراش ابیه وللعاهر الحجر" —— پھر راوی ناصح بن عبداللہ الکوفی کی امام نسائی" سے تضعیف نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "انه ممن یکتب حدیثه" ابن عدی" نے اس حدیث کی تخریج عن یحییٰ بن ابی انیسہ عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرہ عن علی، کے طریق سے مرفوعاً یوں بھی کی ہے: "الدین

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com


قبل الوصية ولا وصية لوارث" پھر امام بخاری، امام نسائی، امام ابن المدینی، امام ابن معین اور ان کے موافقین سے یحییٰ بن ابی انیسہ کی تضعیف نقل فرمائی ہے" (٦١)

حضرت علی کی اس مرفوع حدیث کی تخریج امام دارقطنی (٦٢) نے بھی کتاب "الفرائض" میں بطریق عاصم بن ضمرہ عن علی کی ہے۔

اول الذکر حدیث کے مجروح راوی ناصح بن عبداللہ الکوفی کو امام دارقطنی اور امام نسائی نے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یحییٰ کا قول ہے: "لیس بثقة" یعنی "ثقہ نہیں ہے" ایک موقع پر آپ رحمہ اللہ نے ناصح کے متعلق "لیس بشیء" (یعنی "دھیلہ کے برابر بھی نہیں ہے") بھی فرمایا ہے۔ امام بخاری اسے "منکر الحدیث" قرار دیتے ہیں۔ امام عمرو بن علی نے اسے "متروک الحدیث" بتایا ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: "ینفرد بالمناکیر عن المشاهیر فاستحق الترک" مزید تفصیلی حالات کے لئے حاشیہ (٦٣) کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

اور آخر الذکر حدیث کے مجروح راوی یحییٰ بن ابی انیسہ کو اس کے بھائی زید بن ابی انیسہ نے "جھوٹا" بتایا ہے۔ امام احمد، امام نسائی اور امام علی بن جنید کا قول ہے کہ "متروک الحدیث ہے"۔ علی بن المدینی کا قول ہے: لایکتب حدیثه" یحییٰ بن معین نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے، اور کہتے ہیں کہ "اس کی روایت کا کچھ بھی مقام نہیں ہوتا" لیکن عمرو بن علی کا قول ہے کہ "صدوق تھا مگر اس کو وہم ہو جایا کرتا تھا" امام ابن حبان کا قول ہے کہ "اسانید کو الٹ پلٹ کردیتا اور مراسیل کو مرفوع بنا دیتا تھا۔ اس کے ساتھ احتجاج بہرحال درست نہیں ہے۔" مزید تفصیلی کوائف کے لئے حاشیہ (٦٤) کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

(٩) حضرت خارجہ بن عمرو کی حدیث

طبرانی نے اپنی معجم میں عن عبدالمالك بن قدامه الجمحی عن ابيه عن خارجه عمرو الجمحی یوں کی ہے: "ان رسول الله ﷺ قال يوم الفتح وانا عند ناقته: "ليس لوارث وصية، قد اعطى الله عزوجل كل ذى حق حقه وللعاهر الحجر، من ادعى الى غير ابيه اوتولى غير مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين، لايقبل الله منه صرفا ولا عدلا يوم القيمة" (٦٥)

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:

"اس حدیث کی سند میں عبدالمالک بن قدامہ جمحی ہے، جس کی ابن معین نے توثیق کی

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com


ہے لیکن دوسرے لوگوں نے اسے ضعیف بتایا ہے۔"[٦٦]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"طبرانیؒ نے اس کی تخریج دوسرے طریق سے یوں بھی فرمائی ہے: "عن خارجة بن عمرو" لیکن یہ مقلوب ہے"[٦٧]

اس حدیث کے مجروح راوی عبدالملک بن قدامہ جمحی کے متعلق امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ "قوی نہیں ہے" امام عجلی نے "ثقہ" اور یحییٰ نے "صالح" بتایا ہے ابو حاتم فرماتے ہیں: "غیر قوی، ضعیف الحدیث اور ثقات کی طرف سے منکرات بیان کرنے والا ہے۔" امام ابن حبانؒ کا قول ہے کہ "فحش خطا کرتا ہے اور بکثرت واہمہ کا شکار ہوتا ہے، لہٰذا اس کے ساتھ احتجاج درست نہیں ہے۔" حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "ضعیف ہے" مزید تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ[٦٨] کی طرف رجوع فرمائیں۔

## (١٠) اور حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کی تخریج

حارث بن ابی اسامہ نے اپنی "مسند" میں بطریق اسحاق بن عیسی بن نجیح الطباع ثنا محمد بن جابر عن عبداللہ بن بدر قال سمعت ابن عمر یقول: "قضی رسول اللہ ﷺ بالدین قبل الوصیة وان لا وصیة لوارث" کی ہے۔[٦٩]

اس طریق میں اسحاق بن عیسیٰ بن نجیح الطباع کے متعلق حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ "صدوق تھا"[٧٠] علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے بھی اس کے متعلق یہی کچھ بیان کیا ہے۔[٧١]

امام بیہقیؒ نے زیر مطالعہ حدیث کو بطریق امام شافعیؒ[٧٢] عن مجاہد مرسلاً بھی تخریج کیا ہے۔
[٧٣]

یہاں ہم انہیں طرق کی تحقیق پر اکتفاء کرتے ہیں، مزید تحقیق کے لئے الجامع الصغیر[٧٤]، مسند الطیالسی،[٧٥] سنن سعید بن منصور،[٧٦] الارواء الغلیل[٧٧] للالبانی، سبل السلام لامیر الیمانی، بلوغ المرام لابن حجر اور التلخیص الحبیر لابن حجر وغیرہم کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

واضح رہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "التلخیص" میں اس حدیث کو "حسن"، علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے "صحیح الجامع الصغیر و زیادتہ"[٧٨] میں "صحیح" اور دنیائے حنفیت کے محقق شیخ محمد زاہد الکوثری نے "سنداً صحیح" قرار دیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: انه حدیث صحیح سندا فانظره"[٧٩]

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



علامہ محمد "درویش حوت البیرونی" فرماتے ہیں:

"اس حدیث کو نسائی" کے علاوہ تمام اصحاب سنن نے روایت کیا ہے۔ اس کے متعدد طرق ہیں: جن میں کچھ حسن اور کچھ ضعیف ہیں۔ دارقطنی" نے مرسلا اس کی تصویب کی ہے" (۸۰)

حافظ ابن حجر عسقلانی" فرماتے ہیں:

"اس باب میں عمرو بن خارجہ کی حدیث کی تخریج امام ترمذی و نسائی نے کی ہے، حضرت انس کی ابن ماجہ نے، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی دارقطنی نے، جابر کی بھی دارقطنی نے (اور کہا کہ صواب یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے) اور حضرت علی کی ابن ابی شیبہ نے تخریج کی ہے۔ اگرچہ ان تمام احادیث کی اسانید میں سے کوئی بھی سند مقال (یعنی غیر قوی) رواۃ سے خالی نہیں ہے۔ (۸۱) لیکن ان سب کا مجموعہ اس بات کا متقاضی ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل ضرور ہے، بلکہ امام شافعی" نے کتاب "الام" میں یہاں تک فرمایا ہے کہ "یہ متن متواتر ہے"۔ آں رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ "ہم نے اہل فتویٰ اور ان سے نقل کرنے والے حفاظ نیز قریش وغیرہ میں سے مغازی کے علماء کو پایا ہے کہ وہ اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں رکھتے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے سال "لاوصیة لوارث" فرمایا تھا۔ پھر جن صحابہ نے صحابہ ﷺ سے سن کر اس کو یاد رکھا یا روایت کی ان سے ملاقات کرنے والے اہل علم تابعین نے نقل کیا پھر کافۃ عن کافۃ یہ حدیث نقل ہوتی رہی، پس یہ نقل واحد سے زیادہ قوی تر ہوئی" "فخر الدین رازی نے اس حدیث کے متواتر ہونے سے اختلاف کیا ہے۔ اگر ان کے اس قول کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو یہ کم از کم "مشہور" ضرور ہے کیونکہ امام شافعی" کے مذہب کے مطابق قرآن سنت سے منسوخ نہیں ہوتا، لیکن یہاں اس حدیث کے مقتضی پر اجماعِ امت حجت ہے جیسا کہ امام شافعی وغیرہ نے صراحت فرمائی ہے" (۸۲)

علامہ ابو محمد علی بن حزم" فرماتے ہیں:

"لان الکواف نقلت ان رسول اللہ قال لاوصیة لوارث" (۸۳)

یعنی "چونکہ تمام لوگوں نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: لاوصیة لوارث، لہذا یہ چیز نقلی تواتر کی حامل ہے"

جناب مفتی محمد شفیع صاحب، علامہ ابوبکر الجصاص" سے نقلا بیان کرتے ہیں کہ

"یہ حدیث ایک جماعت صحابہ سے منقول ہے اور فقہائے امت نے بالاتفاق اس کو قبول

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



کیا ہے اس لئے یہ بحکم متواتر ہے جس سے آیت قرآن کا نسخ جائز ہے" (۸۴)

ایک اور مقام پر مفتی رحمہ اللہ، علامہ قرطبی سے نقلا فرماتے ہیں:

"اگرچہ یہ حدیث ہم تک خبر واحد ہی کے طریق پر پہنچی ہے مگر اس کے ساتھ اس پر اجماع صحابہ اور اجماع امت نے یہ واضح کردیا کہ یہ حدیث ان حضرات کے نزدیک قطعی الثبوت ہے ورنہ شک و شبہ کی گنجائش ہوتے ہوئے اس کی وجہ سے آیت قرآن کے حکم کو چھوڑ کر اس پر اجماع نہ کرتے" (۸۵)

اجماع امت کے متعلق علامہ ابوبکر بن محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری (۳۱۸ھ)، "الاوسط" اور "الاجماع" میں فرماتے ہیں:

"واجمعوا ان لاوصية لوارث، الاان يجيز الورثة ذلك" (۸۶)

علامہ ابن رشد فرماتے ہیں:

"واما الموصى له فانهم اتفقوا على ان الوصية لاتجوز لوارث لقوله عليه الصلاة والسلام لا وصية لوارث" (۸۷)

علامہ ابن قدامہ مقدسی فرماتے ہیں:

"ولا وصية لوارث الا ان يجيز الورثة ذلك"...... قال ابن المنذر وابن عبدالبر اجمع اهل العلم على هذا وجائت الاخبار عن رسول الله ﷺ يقول: ان الله قداعطى كل ذى حق حقه فلا وصية لوارث رواه ابو داود وابن ماجه والترمذى ولان النبى ﷺ منع من عطية بعض ولده وتفضيل بعضهم على بعض.... الخ (۸۸)

مشہور حنفی عالم شیخ محمد زاھد الکوثری اپنے "مقالات" میں فرماتے ہیں:

"نقل فيه اجماع العلماء على العمل به كما نقل ايضا انه حديث صحيح سندا فانظره" (۸۹) (۹۰)

اور جناب انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں:

"هذا الحديث ضعيف بالاتفاق مع ثبوت حكمه بالاجماع" (۹۱)

یعنی "یہ حدیث بالاتفاق ضعیف ہے لیکن ساتھ ہی اس کا حکم اجماع امت سے ثابت ہے"

اب جب کہ اس حدیث پر اجماع امت ثابت ہوچکا تو جاننا چاہئے کہ محدثین بالخصوص امام خطیب بغدادی وغیرہ کے نزدیک اجماع امت سے نسخ قرآن جائز ہے، چنانچہ علامہ شوکانی فرماتے ہیں:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com


"وممن جوز كون الاجماع ناسخة للسنة والكتاب الحافظ البغدادى فى كتاب الفقه والفقيه" (۹۲)

یعنی "جن لوگوں نے اجماع کو کتاب و سنت کے نسخ کے لئے جائز قرار دیا ہے ان میں حافظ خطیب بغدادی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب "الفقہ والفقیہ" میں اس کا تذکرہ کیا ہے"

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے شرح "نظم الدرر" المسمی "البحرالذی زخر" میں، علامہ سخاویؒ نے "فتح المغیث بشرح الفیتہ الحدیث للعراقی" میں اور جناب ابوالحسنات عبدالحیٔ لکھنویؒ نے "الاجوبۃ الفاضلۃ" (۹۳) میں امت کے نزدیک زیر مطالعہ حدیث کو تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔ محدثین میں سے امام بخاریؒ نے اپنی "صحیح" میں "لاوصیة لوارث" (۹۴)، امام ترمذیؒ نے اپنی "جامع" (۹۵) میں "باب ماجاء لاوصیة لوارث" اور امام نسائیؒ نے اپنی "سنن" میں "باب ابطال الوصیة للوارث" (۹۶) کے عنوانات سے مستقل ابواب قائم کئے ہیں جو امت کے نزدیک اس کی اہمیت اور تلقی بالقبول ہونے کی شہادت دیتے ہیں، پس جناب رحمت اللہ طارق صاحب کا اس حدیث کو بحیثیت مجموعی "صفر"، "ضعیف" اور "ناقابل اعتماد" قرار دینا، یا بقول جناب خالد مسعود صاحب، جناب فراہی صاحب کا اپنی مستقل تصنیف "احکام الاصول" میں ترکہ میں وصیت کا حکم "باقی" (۹۷) ہونے کا دعویٰ کرنا اصول اور انصاف سے بعید ہے، واللہ اعلم

مقام حیرت تو یہ ہے کہ جناب خالد مسعود صاحب خود ہی اپنے ایک مضمون: "احکام رسول کا قرآن مجید سے استنباط" میں اس حدیث کے متعلق یوں فرماتے ہیں:

"حدیث لاوصیة لوارث" (وارث کے حق میں کوئی وصیت نہیں ہوسکتی) احکام میراث سے مستنبط ہے۔ وارثوں کے حصے بیان کرنے کے بعد ارشاد ہوا ہے: تلك حدود الله (یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں) اس آیت سے احکام میراث میں ہر کمی و بیشی کی نفی ہوتی ہے۔ لہٰذا وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہوسکتی۔ اس کے حق میں جو وصیت ہے وہ خدا نے بیان کردی اور پھر تصریح فرمادی کہ یہ خدا کی مقرر کردہ حدود ہیں اور جو شخص ان سے تجاوز کرے گا اسے عذاب دیا جائے گا۔" (۹۸)

## (۲) دوسری مثال

نسخ قرآن کی دوسری مثال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا


© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com


برؤسکم وارجلکم الی الکعبین ﴾ (۹۹)

"جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں پر اور اپنے پیروں پر بھی ٹخنوں تک"

لیکن پیروں پر مسح کرنے کا حکم اس سنت سے منسوخ ہوا کہ جس میں پیروں کو بھی دھونے کا حکم مذکور ہے۔ صحابہ کرامؓ کے اقوال اس پر شاہد ہیں کہ اس حکم ثانی سے پہلے صحابہ کرام اپنے پیروں پر وضوء کے دوران مسح ہی کیا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ویل للاعقاب والعواقیب من النار" (۱۰۰)

حضرت ابن عباسؓ سے بھی منقول ہے کہ: "انزل القرآن بالمسح" (۱۰۱) یعنی "قرآن، پاؤں پر مسح لے کر نازل ہوا تھا"

مزید تفصیلات کے لئے "عون المعبود" (۱۰۲) از عظیم آبادیؒ اور تحفۃ الاحوذی (۱۰۳) للمبارکپوریؒ کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

## (۳) تیسری مثال

نسخ قرآن کی تیسری مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشھدوا علیھن اربعۃ منکم فان شھدوا فامسکوھن فی البیوت حتی یتوفھن الموت ﴾ (۱۰۴)

"تمہاری بیویوں میں سے جو عورتیں بدکاری کا ارتکاب کریں تو تم اپنوں میں سے چار گواہ کرلو۔ پس اگر وہ گواہی دیں تو تم ان کو گھروں کے اندر مقید رکھو یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ کردے"

اس حکم کو رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد نے منسوخ کردیا کہ "اگر غیر شادی شدہ مرد و عورت زنا کے مرتکب ہوں تو انہیں سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کی مدت جلا وطن کیا جائے، لیکن اگر وہ شادی شدہ ہوں تو انہیں کوڑے کے ساتھ سنگسار بھی کیا جائے" (۱۰۵)

ہم یہاں صرف انہی چند مثالوں کو پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں کہ یہ ہمارے موقف کو بخوبی ظاہر کرنے کے لئے کافی ہیں۔ امام مروزیؒ نے کتاب "السنۃ" (۱۰۶) میں، امام ابن حزمؒ نے "الاحکام فی اصول الاحکام" (۱۰۷) میں، ابو جعفر النحاس، ھبۃ اللہ اور حازمی وغیرہم نے "الناسخ والمنسوخ" نیز "الاعتبار" میں اور علامہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالیؒ نے "افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



میں "نسخ القرآن بالسنہ" کی بحث کے تحت سنت سے نسخ قرآن کی اور بہت سی مثالیں پیش کی ہیں اور منکرین نسخ جو تاویلات پیش کیا کرتے ہیں ان پر لائق مراجعت مناقشہ کیا ہے، فجزاھم اللہ احسن الجزاء

---

۱۔ تفسیر منسوخ القرآن ص۱۱۹ ــــ ۲۔ ذیل التبر المسبوک للسخاوی ص ۴ ــــ ۳۔ نفس مصدر ص ۴ ــــ ۴۔ ج۱۱ ص ۶۶-۶۷ ــــ ۵۔ ج۱ص۹ ــــ ۶۔ ج۵ ص ۲۷۹ ــــ ۷۔ ص۱۰ ــــ ۸۔ ص۱۱ ــــ ۹۔ ص۶۵-۶۷ ــــ ۱۰۔ ص۱۷۷ ــــ ۱۱۔ ص ۲۱۳ ــــ ۱۲۔ نصب الرایہ ج۴، ص ۴۰۳ ــــ ۱۳۔ سنن ابو داؤد مع عون المعبود ج ۳ ص ۴۳ ــــ ۱۴۔ جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج ۳ ص۱۸۹ ــــ ۱۵۔ ج۲ ص ۸۳ ــــ ۱۶۔ ج۵ ص۲۶۷ ــــ ۱۷۔ نصب الرایہ للزیلعی ج ۴ ص ۴۰۳ ــــ ۱۸۔ ص۴۲۷ ــــ ۱۹۔ ج ۳ ص ۴۰-۱ ــــ ۲۰۔ ج۶ ص ۲۶۴ ــــ ۲۱۔ المجروحین لابن حبان ج۱ ص۲۱۵ ــــ ۲۲۔ کمافی عون المعبود ج ۳ ص ۴۳ ــــ ۲۳۔ فتح الباری ج۵ ص ۳۷۲ ــــ ۲۴۔ ج۳ ص ۹۲ ــــ ۲۵۔ المغنی ج۶ ص۱ ــــ ۲۶۔ تمییز الطیب من الخبیث للشیبانی ص۲۱۵، کشف الخفاء ومزیل الالباس للعجلونی ج۲ ص۴۹۶-۴۹۷، المنتقی لابن جارود ــــ ۲۷۔ تاریخ یحییٰ بن معین ج۲ ص۳۶، التاریخ الکبیر للبخاری ج۱ ص۳۶۹-۳۷۰، التاریخ الصغیر للبخاری ج۲ ص۲۳۶، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۱ ص۸۸ ــــ الجرح والتعدیل لابن حاتم ج۲ ص۱۹۱، الکامل لابن عدی ج۱ ص۲۸۸، میزان الاعتدال للذہبی ج۱ ص۲۴۰، تقریب التہذیب لابن حجر ج۱ ص۴۳، الضعفاء والمتروکین للنسائی ص۳۳، المجروحین لابن حبان ج۱ ص۱۲۴، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۱ ص۱۱۸، الکاشف ج۱ ص۱۲۷، سوالات ابن ابی شیبہ لعلی بن المدینی ص۱۶۱، تہذیب التہذیب ج۱ ص۳۲۱-۳۲۶، معرفہ الرواۃ للذہبی ص۷۰، تغلیق التعلیق لابن حجر ج۱ ص۲۶۶-۲۷۰، تعریف اہل التقدیس ص۸۲، العلل لاحمد بن حنبل ج۱ ص۶۰، الکنی للدولابی ج۲ ص۲۵، سوالات السجزی للحاکم ق۱۹، تاریخ بغداد للخطیب ج۶ ص۲۲۷، تذہیب تہذیب الکمال للخزرجی ج۱ ص۹۲، تہذیب تاریخ دمشق لابن عساکر ج۳ ص۴۲، التحقیق لابن الجوزی ج۱ ص۴۰، ۱۰۹، ۱۳۱، ۱۳۲، ۳۲۷، ۳۵۱، السنن الکبریٰ للبیہقی ج۱ ص۸۹، ۱۴۲، ۲۴۰ ج۸ ص۲۵۶ ج۹ ص۶۶۵ ج ۱۳ ص۱۶۷، ۴۷۳، ۵۴۵، مجمع الزوائد للہیثمی ج۱ ص۱۶، ۱۲۲ ج ۳ ص ۵۲، ۶۰ ج ۴ ص۳۸ ج۶ ص۲۸۱ ج۹ ص ۲۸۵، نصب الرایہ للزیلعی ج۱ ص۳۹، ۸۰، ۱۰۳، ۱۹۵، ۴۱۴ ج۲ ص۱۶۷، ۳۱۰، ۳۲۹ ج ۳ ص ۳۵ ج ۴ ص۵۸، ۱۰۷، ۱۲۳، ۱۹۵، ۳۲۹، ۳۴۰، ۴۰۳، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج۱ ص ۱۲۳، ج ۳ ص ۱۹۰، قانون الموضوعات والضعفاء للفتنی ص۲۴۱ وغیرہ ــــ ۲۸۔ حدیث ۱۲۱ ــــ ۲۹۔ سنن النسائی مع التعلیقات السلفیہ ج۲ ص۱۲۱ ــــ ۳۰۔ سنن ابن ماجہ ج۲ ص ۸۳ ــــ ۳۱۔ مسند احمد ج ۴

© rasailojaraid.com



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com


ص۱۸۶، ۲۳۸ ـــــ ۳۲- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۳، کنز العمال لمتقی الہندی ج۴ ص۱۸۶
ـــــ ۳۳- سنن الکبریٰ ج۶ ص۲۶۴ ـــــ ۳۴- مسند ابو یعلی ۱۵۰۸ ـــــ ۳۵- سنن الدارمی
ج۲ ص۴۱۹ ـــــ ۳۶- دیوان الضعفاء والمتروکین للذہبی ص۱۴۵ ـــــ ۳۷- تاریخ یحییٰ بن معین
ج۲ ص۲۶۰، التاریخ الکبیر للبخاری ج۴ ص۲۵۸، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج۴ ص۳۸۲، الکامل
فی الضعفاء لابن عدی ج۴ ۱۳۵۴، میزان الاعتدال للذہبی ج۲ ص۲۸۳، الضعفاء والمتروکین للنسائی
۲۹۴، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۲ ص۴۳، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۴ ص۳۲۷، معرفۃ الروا
ۃ للذہبی ص۱۱۸، تقریب التہذیب لابن حجر ج۱ ص۳۵۵، تہذیب التہذیب لابن حجر ج۴ ص۳۶۹،
سنن دار قطنی ج۱ ص۱۰۳، ۱۰۴، فتح الباری لابن حجر ج۶ ص۳۲۵ ج۱۱ ص۲۰۲، ۲۰۳، نصب الرایہ
للزیلعی ج۱ ص۱۸ ج۲ ص۳۷۲، ۴۷۵ ج۴ ص۱۵، ۱۸۹، مجمع الزوائد للہیثمی ج۱ ص۲۷، ۵۴، ۱۸۴،
۲۱۴ ج۳ ص۱۲۵، ۱۶۸، ۱۸۱ ج۴ ص۵۱، ۲۱۷، ۲۹۴ ج۵ ص۱۴۷، ۲۶۱ ج۶ ص۲۲۸ ج۱۰ ص۶۳،
۶۴، ۲۲۱، ۲۴۰، تحفۃ الاحوذی لمبارکفوری ج۱ ص۴۷، ۹۶، ۱۸۳، ۲۷۰، قانون الموضوعات والضعفاء
للفتنی ص۲۶۲-۲۶۳ وغیرہ ـــــ ۳۸- سنن ابن ماجہ ص۱۹۹ ـــــ ۳۹- نصب الرایہ للزیلعی ج۴
ص۴۰۴ ـــــ ۴۰- سنن الکبریٰ للبیہقی ج۶ ص۲۶۴-۲۶۵ ـــــ ۴۱- سنن دار قطنی ج۲
ص۴۵۴-۴۵۵ ـــــ ۴۲- مصباح الزجاجہ للبوصیری ۹۶۴ ـــــ ۴۳- تقریب التہذیب لابن حجر ج۱
ص۲۹۷، تہذیب التہذیب لابن حجر ج۴ ص۳۹ ـــــ ۴۴- التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی ج۲
ص۴۵۵ ـــــ ۴۵- سنن الدار قطنی ج۲ ص۴۵۴ ـــــ ۴۶- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۴
ـــــ ۴۷- میزان الاعتدال للذہبی ج۴ ص۴۸۰ ـــــ ۴۸- تقریب التہذیب لابن حجر ج۲
ص۳۸۴ ـــــ ۴۹- الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج۹ ص۲۳۹، التاریخ الکبیر للبخاری ج۸ ص۴۱۲
وغیرہ ـــــ ۵۰- میزان الاعتدال للذہبی ج۴ ص۴۸۱ ـــــ ۵۱- فتح الباری لابن حجر ج۵ ص۳۷۲
وکذا فی تحفۃ الاحوذی لمبارکفوری ج۳ ص۱۸۹ ـــــ ۵۲- سنن الدار قطنی ج۲ ص۴۵۴ ـــــ
۵۳- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۴ ـــــ ۵۴- میزان الاعتدال للذہبی ج۲ ص۲۴۰، الضعفاء
والمتروکین لابن الجوزی ج۲ ص۲۹، تلخیص المستدرک للذہبی ج۳ ص۲۱۵، قانون الموضوعات
والضعفاء للفتنی ص۲۶۲ ـــــ ۵۵- الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۲ ص۸۱۷، تہذیب التہذیب لابن
حجر ج۲ ص۱۹۴، میزان الاعتدال للذہبی ج۱ ص۴۵۶، معرفۃ الرواۃ للذہبی ص۸۵، الکاشف ج۱
ص۲۰۴، ہدی الساری لابن حجر ص۳۹۵، تحفۃ الاحوذی لمبارکفوری ج۲ ص۱۱۱، قانون الموضوعات
والضعفاء للفتنی ص۲۴۸ ـــــ ۵۶- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۴ ـــــ ۵۷- لسان المیزان
لابن حجر ج۱ ص۲۶۷، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۱ ص۲۰۲، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۱
ص۸۶، میزان الاعتدال للذہبی ج۱ ص۱۳۰ ـــــ ۵۸- صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ للالبانی ج۲ ص۱۲۵۶

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



ـــــ ۵۹- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۵ ـــــ ۶۰- الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۶ ۲۳۸۴، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۳ ص۱۴۷، میزان الاعتدال للذہبی ج۴ ص۲۱۴، الجوہر النقی لابن ترکمانی ج۴ ص۴۰۵، مجمع الزوائد للہیثمی ج۵ ص۱۵ ـــــ ۶۱- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۵ ـــــ ۶۲- سنن الدارقطنی ج۲ ص۴۵۴-۴۵۵ ـــــ ۶۳- تاریخ یحییٰ بن معین ج۳ ص۲۶۳، ۲۸۱ ج۴ ص ۷۹، التاریخ الکبیر للبخاری ج۴ ص۱۲۲، التاریخ الصغیر للبخاری ج۲ ص۲۲۰، الضعفاء الصغیر للبخاری ۱۱۶، الضعفاء والمتروکین للنسائی ۵۸۴، الضعفاء والمتروکین للدارقطنی ۵۳۷، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۳ ص۱۵۶، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۴ ص۳۱۱، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج۴ ص۵۰۲، المجروحین لابن حبان ج۳ ص۵۴، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۷ ۲۵۱۰، میزان الاعتدال للذہبی ج۴ ص۲۴۰، تہذیب التہذیب لابن حجر ج۱۰ ص۴۰۲، تقریب التہذیب لابن حجر ج۲ ص۲۹۴، فتح الباری لابن حجر ج۱۱ ص۲۴۳، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج۳ ص۱۳۱، نصب الرایہ للزیلعی ج۲ ص۲۶۱ ج ۴ ص ۴۰۵ وغیرہ ـــــ ۶۴- الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۳ ص۱۹۱، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۴ ص۳۹۲، المجروحین لابن حبان ج۳ ص۱۱۰، میزان الاعتدال للذہبی ج۴ ص۳۶۴، تقریب التہذیب لابن حجر ج۲ ص۳۴۳، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۷ ۲۶۴۴، التاریخ الکبیر للبخاری ج۸ ص۲۶۲، تاریخ یحییٰ بن معین ج۲ ص۶۴۰، سنن الدارقطنی ج۱ ص۱۲۱ ج۲ ص۱۰۸، ۱۸۶، ۲۸۰، السنن الکبریٰ للبیہقی ج۶ ص۲۶۷، ۲۶۸ ج۷ ص۳۹۷ ج۹ ص۲۵۶ ج۱۰ ص۲۹۳، العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج۱ ص۱۴۸، ۳۶۵، مجمع الزوائد للہیثمی ج۲ ص۴ ج۴ ص۲۶۶، نصب الرایہ للزیلعی ج۲ ص۲۶۸ ج۳ ص۲۱۲، ۲۴۹ ج۴ ۱۵۲، ۲۰۳، ص۳۲، ۳۳۱، ۳۷۷، ۴۰۵، الجوہر النقی لابن ترکمانی ج۴ ص۴۰۵، تحفۃ الاحوذی ج۲ ص۲۵، قانون الموضوعات والضعفاء للفتنی ص۳۰۴ وغیرہ ـــــ ۶۵- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۵ ـــــ ۶۶- مجمع الزوائد للہیثمی ج۴ ص۲۱۴ ـــــ ۶۷- الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ لابن حجر ص۳۷۸ ـــــ ۶۸- تاریخ یحییٰ بن معین ج۲ ص۳۷۴، التاریخ الکبیر للبخاری ج۳/۱ ص۴۳۶، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۳ ص۳۰، الضعفاء والمتروکین للنسائی ۳۸۲، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۲ ص۱۵۲، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج۵ ۱۹۴۶، المجروحین لابن حبان ج۲ ص۱۳۵، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج۵ ص۳۶۲، میزان الاعتدال للذہبی ج۲ ص۶۶۱، معرفۃ الثقات للعجلی ج۲ ص۱۰۵، سوالات البرقانی ص۱۳، تقریب التہذیب لابن حجر ج۱ ص۵۲۱، تہذیب التہذیب لابن حجر ج۶ ص۳۱۵، مجمع الزوائد للہیثمی ج۴ ص۲۵۳ ـــــ ۶۹- نصب الرایہ للزیلعی ج۴ ص۴۰۵ ـــــ ۷۰- تقریب التہذیب لابن حجر ج۱ ص۶۰ ـــــ ۷۱- تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج۳ ص۱۷۳ ـــــ ۷۲- الرسالہ للامام شافعی ص۱۴۰، کتاب الام للشافعی ج۴ ص [illegible] ـــــ ۷۳- [illegible] الکبریٰ للبیہقی ج۲ ص ۲۶۴ وکذا فی کشف

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



الخفاء ومزیل الالباس للعجلونی ج ۲ ص ۴۹۶ ـــــ ۷۴- الجامع الصغیر ۳ ۹۹۳ ـــــ ۷۵- مسند الطیالسی ۱۱۲۷ ـــــ ۷۶- سنن سعید بن منصور ۴۲۷ ـــــ ۷۷- الارواء الغلیل للالبانی ۱۶۵۵ ـــــ ۷۸- صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ للالبانی ج ۲ ص ۱۲۵۶ ۷۹- المقالات للکوثری ص ۶۵-۶۷ ـــــ ۸۰- اسنی المطالب للحوت البیروتی ص ۳۵۴ ـــــ ۸۱- حافظ ابن حجر کے اس قول کے متعلق علامہ احمد شاکر فرماتے ہیں:

" ومنازعة الفخر ليست مبنية الاعلى الاحتمالات العقلية ولم يحقق المسئلة على قواعد الفن الصحيحة"۔ (تعلیق احمد شاکر علی الرسالۃ للامام الشافعی ۱۴۲) یعنی "فخرالدین رازی کا اس بارے میں نزاع صرف عقلی احتمالات پر مبنی ہے۔ اس بارے میں جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ صحیح فنی قواعد کی رو سے تحقیق کر کے نہیں کہا گیا ہے"۔ ـــــ ۸۲- فتح الباری ج ۵ ص ۳۷۲ وکذا فی تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج ۳ ص ۱۹۰ ـــــ ۸۳- المحلی لابن حزم اندلسی ج ۹ ص ۳۱۶ ـــــ ۸۴- معارف القرآن للمفتی ج ۱ ص ۳۸۴-۳۸۵ ـــــ ۸۵- نفس مصدر ج ۱ ص ۳۸۴-۳۸۵ ـــــ ۸۶- الاجماع لابن المنذر ص ۷۹ طبع دائرہ المعارف اسلامیہ آسیاباد والاوسط لابن المنذر مصورۃ بالجامعۃ الاسلامیۃ ورقہ ۱۵۵ (الف) ـــــ ۸۷- بدایۃ المجتہد لابن رشد ج ۲ ص ۳۳۴ ـــــ ۸۸- المغنی لابن قدامہ ج ۶ ص ۶ ـــــ ۸۹- واضح رہے کہ حدیث زیر بحث کے سنداً صحیح ہونے کا یہ دعویٰ محل نظر ہے۔ ـــــ ۹۰- المقالات الکوثری ص ۶۵-۶۷ ـــــ ۹۱- فیض الباری علی صحیح البخاری ج ۳ ص ۴۰۹ ـــــ ۹۲- ارشاد الفحول للشوکانی ص ۱۹۳ ـــــ ۹۳- الاجوبہ الفاضلہ للکنوی ص ۵۱-۵۲ ـــــ ۹۴- صحیح البخاری مع فتح الباری ج ۵ ص ۳۷۲ ـــــ ۹۵- جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج ۳ ص ۱۸۹ ـــــ ۹۶- سنن النسائی مع التعلیقات السلفیہ ج ۲ ص ۱۲۱ ـــــ ۹۷- رسالہ "تدبر" لاہور، عدد ۳۷ ص ۳۶ مجریہ ماہ نومبر ۱۹۹۱ء ـــــ ۹۸- نفس مصدر عدد ۱۳ ص ۱۶ مجریہ ماہ فروری ۱۹۸۵ء ـــــ ۹۹- المائدہ ۶ ـــــ ۱۰۰- صحیح البخاری مع فتح الباری ج ۱ ص ۱۴۳، ۱۸۹، ۲۶۵، ۲۶۷ صحیح مسلم کتاب الطہارہ باب ۲۵، ۲۸، ۳۰، جامع الترمذی ج ۱ ص ۵۰ وغیرہ ـــــ ۱۰۱- الاحکام فی اصول الاحکام لابن حزم ج ۴ ص ۱۱۳ ـــــ ۱۰۲- ج ۱ ص ۵۹ ـــــ ۱۰۳- ص ا ص ۹۶-۹۷ ـــــ ۱۰۴- النساء ۵ ـــــ ۱۰۵- تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۶۲، الناسخ والمنسوخ لہبۃ اللہ ص ۳۳، تفسیر الطبری ج ۴ ص ۲۹۴ ـــــ ۱۰۶- ص ۶۶ وما بعدہا ـــــ ۱۰۷- ص ۴۷۷-۴۸۲

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ